127339 - طہر میں جماع کے بعد تیسری طلاق دینا

سوال

سات ماہ میں میرے شوہر نے مجھے تین طلاقیں دی ہیں لیکن وہ شخص بہت دیندار ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ متعصب بھی بہت ہے، اور اس گھر کی تباہی کے ہمارے پاس کوئی بڑے اسباب بھی نہیں، ہماری زندگی بہت اچھی بسر ہو رہی تھی.

لیکن اختلاف کے وقت دین والا ہونے کے باوجود کچھ نہیں سوچتا، اب میری اور اس کی زندگی کا یہ سبق ہے اور ہم ایك دوسرے سے محبت بھی بہت کرتے ہیں، اور ہماری خواہش ہے کہ اس سخت سبق کے بعد ہمارا آپس میں رجوع ہو جائے. لیکن ہم خوفزدہ بھی ہیں، اور دین کے معاملہ میں حیلہ بازی سے کام نہیں لینا چاہتے، بعض علماء کرام نے ہمیں فتوی دیا ہے کہ یہ طلاق واقع نہیں ہوئی لیکن ہم یقین کرنا چاہتے ہیں کہ واقع ایسا ہی ہے....

کیونکہ یہ طلاق جماع کے تقریبا دو گھنٹوں بعد ہوئی تھی اور پھر میں اس جماع سے ابھی پاك بھی نہیں ہوئی تھی، لیکن خاوند نے غسل کر لیا تھا، اور اسے علم نہ تھا کہ میں نے ابھی غسل کیا ہے یا نہیں، وہ اس وقت مجنون اور پاگل ہو چکا تھا اور جب اس نے مجھے طلاق دی تو مجھے مار بھی رہا تھا، لیکن اپنے ہوش و حواس میں تھا اور جو کچھ کہہ رہا تھا اسے سمجھتا بھی تھا.

کچھ علما نے ہمیں فتوی دیا ہے کہ یہ طلاق ساقط ہو جائیگی اس کی دلیل سورۃ الطلاق کی پہلی آیت دی ہے کہ ناپاکی کی حالت میں طلاق نہیں ہوتی.

لیکن کچھ علماء نے فتوی دیا ہے کہ یہ طلاق ہوگئی ہے اور مرد کو گناہ تو ہوگا لیکن طلاق ساقط نہیں ہوگی، برائے مہربانی ہمیں یہ بتائیں کہ ہم کیا کریں، کیا بالفعل فقہاء کی آراء میں اختلاف مسلمانوں کے لیے رحمت ہے، اور کیا میں اللہ کی حدود سے تجاوز کیے بغیر اپنے خاوند کے پاس واپس جا سکتی ہوں، جو بھی جواب دیں اس کو دلیل کے ساتھ ضرور واضح کریں. اس سے قبل بھی مجھے دو طلاقیں ہو چکی ہیں، پہلی طلاق تو اس وقت ہوئی جب میں ابتدائی مہینوں میں ہی اپنا حمل گنوا بیٹھی، ہماری حالت بہت خراب تھی کیونکہ میرے لیے حمل ہونے کا تناسب بہت ہی کم ہے.

اور دوسری طلاق اس وقت ہوئی جب میں حیض کے آخری یوم میں تھی اور تقریبا پاك ہونے والی تھی لیکن کسی حد تك اس طلاق میں خاوند ٹھنڈا تھا، ہماری نفسیاتی حالت بہت خراب ہوچکی ہے، اور جو ہوا ہے ہم اس پر بہت زیادہ نادم ہیں، اور اللہ کو ناراض کیے بغیر ہم آپس میں رجوع کرنا چاہتے ہیں.

ہمیں یہ بتائیں کہ اس حالت میں دین کی رائے کیا ہے، اور اگر ہم علماء کی رائے پر عمل کریں کہ ہمارے لیےرجوع ہے تو کیا اس میں گناہ ہوگا جیسا کہ کچھ دوسرے علماء کا کہنا ہے ؟

پسندیده جواب

الحمد للہ.

اول:

طلاق اس طہر میں دینا مشروع ہے جس میں بیوی سے جماع نہ کیا گیا ہو، یعنی بیوی کو حیض اور نفاس سے طاہر ہونے کی حالت میں طلاق دی جائے اور اس طہر میں جماع بھی نہ کیا گیا ہو.

لیکن حیض یا نفاس کی حالت میں یا پھر جس طہر میں جماع کیا گیا ہو اس طہر میں طلاق دینے کے مسئلہ میں فقھاء کے ہاں اختلاف پایا جاتا ہے، جمہور فقھاء کرام تو ان حالات میں دی گئی طلاق کے واقع ہونے کے قائل ہیں.

لیکن بعض فقھاء کہتے ہیں یہ طلاق واقع نہیں ہوگی کیونکہ یہ طلاق بدعی اور حرام ہے، اور اس لیے کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) جب اپنی عورتوں کو طلاق دو تو انہیں ان کی عدت کے (دنوں کے) آغاز میں طلاق دو الطلاق (1).

آیت کا معنی یہ ہے کہ: وہ جماع کے بغیر پاك ہوں، اس قول کو شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور اہل علم کی ایك جماعت نے اختیار کیا ہے، اور ہماری اس ویب سائٹ پر بھی یہی قول معتمد ہے.

مزید آپ سوال نمبر (106328) اور (72417) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

جب آپ نے کسی ایسے عالم دین سےجس پر آپ کو اعتماد ہے اور اسے ثقہ سمجھتے ہیں سے فتوی لیا اور اس نے آپ کو تیسری طلاق واقع نہ ہونے کا فتوی دیا کیونکہ وہ ایسے طہر میں ہوئی جس میں جماع کیا گیا تھا تو اس فتوی پر عمل کرنے میں کوئی حرج نہیں اور آپ اپنے خاوند کے پاس جا سکتی ہیں لیکن آئیندہ طلاق کے الفاظ استعمال کرنے میں اجتناب کریں.

اللہ سبحانہ و تعالی سب کو اپنی پسند اور رضا والے کام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے.

واللہ اعلم .